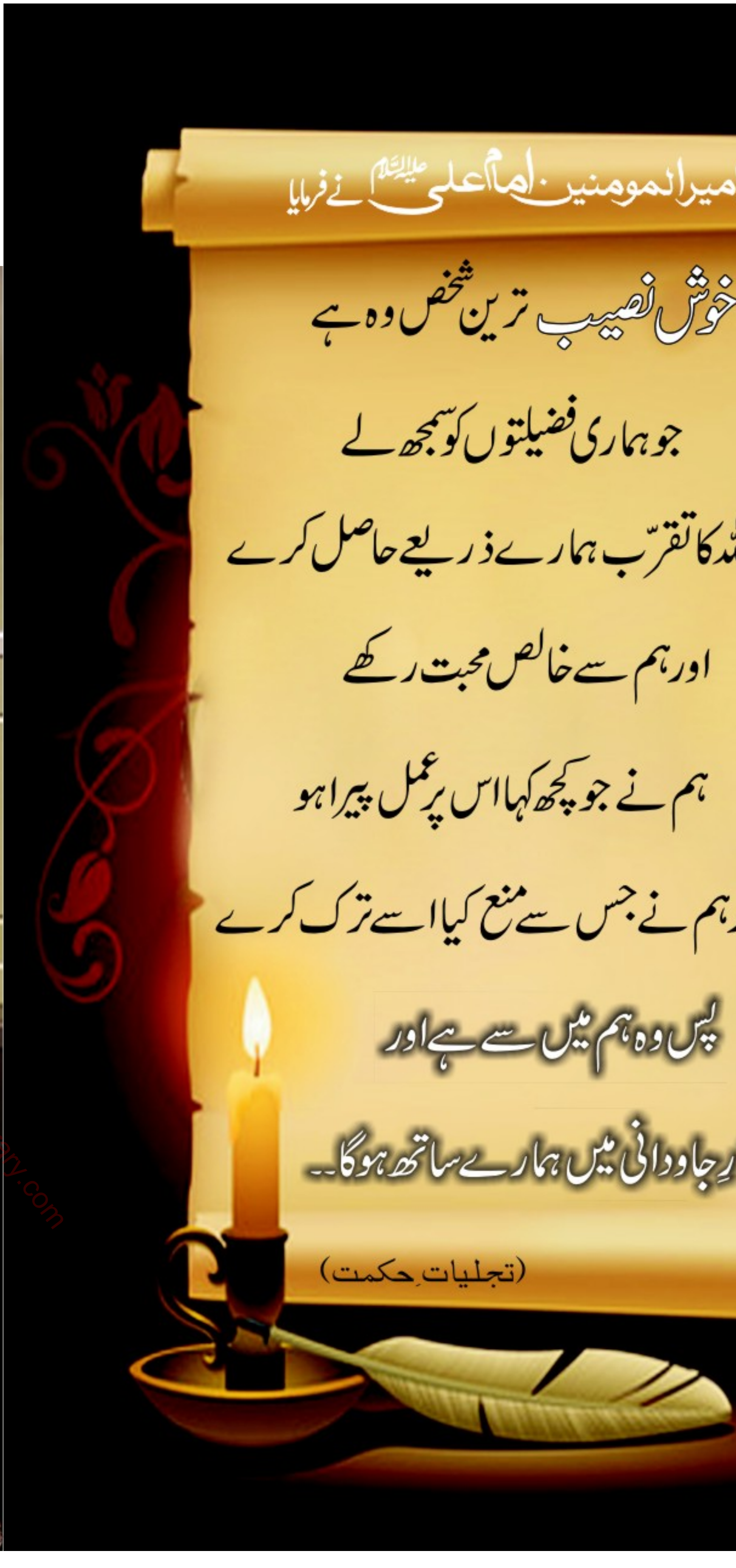

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

اپنی اخلاقی برائیوں کو علامات سے پہچانئیے ..

آئینہ

حصّہ اوّل

جمع و ترتیب

سیّد وصی امام

سیّد عابد حسین زیدی

پیغامِ وحدتِ اسلامی کراچی

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر
	۱
ں؟	۳
ت میں احادیثِ معصومینؑ	۶
ں؟	۹
ت میں احادیثِ مولا علیؑ	۱۰
ں؟	۱۳
ت میں احادیثِ معصومینؑ	۱۶
ں؟	۱۸
ں احادیثِ معصومینؑ	۲۰
ہوں؟	۲۲
ت میں احادیثِ معصومینؑ	۲۴
ں؟	۲۶
ت میں احادیثِ مولا علیؑ	۲۸
ہوں؟	۳۰
ت میں احادیثِ معصومینؑ	۳۲
ں؟	۳۴
میں احادیثِ امیرالمومنینؑ	۳۶

ابتدائیہ

اس کتابچے میں معصومینؑ کے فرامین کی روشنی میں اپنے آپ کو پہچاننے کی کوشش کی گئی ہے کہ کہیں یہ اخلاقی رزائل ہمارے اپنے اندر تو نہیں پائے جاتے۔ کیوں کہ شیطان ہمارے نفس کے آئینے میں ہمیں اچھی تصویر ہی دکھاتا ہے اور دھوکا دیتا ہے۔ اور ہم اپنی کم علمی اور جہالت کی بناء پر اس کی بات پر یقین کر لیتے ہیں اور خود کو اپنے تئیں اچھا سمجھنے لگتے ہیں۔ اور جب کوئی خود کو اچھا اور نیک تصوّر کر لے گا تو وہ اپنی اصلاح کی طرف کیوں کر مائل ہوگا؟

لہٰذا ان علامات کا اپنے اندر پایا جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ اخلاقی رزائل ہمارے اندر پائے جاتے ہیں۔ اگر کوئی بیمار ہو کر بھی خود کو بیمار نہ سمجھے اور علاج نہ کرے تو وہ بیماری ایک دن اس کا کام تمام کر دیتی ہے۔

اِن تمام بیماریوں کا علاج موجود ہے۔ بس ہر برائی کی ہر علامت کے برخلاف عمل کیجئیے وہ برائی اندر سے ختم ہونے لگے گی اور انشااللہ ایک دن مکمل روحانی صحت نصیب ہو جائے گی۔

توبہ کی سواری بڑی عجیب وغریب سواری ہے۔ اتنی تیز رفتار ہے کہ زمین سے بندے کو اٹھا کر سیدھا آسمان تک لے جاتی ہے اور خدا کا محبوب بنا دیتی ہے۔ لہٰذا جن سے گناہ چھوٹتے نہیں ہیں بس زندگی بھر بار بار توبہ کرتے رہیں۔ کُشتی لڑتے رہیں نفس سے۔ بالآخر خدا کو رحم آجائے گا کہ میرا بندہ ساری زندگی نفس سے لڑتا رہا اب اس کو جتوا کر غالب کر ہی دو۔ جیسے چھوٹا بچہ چلتے چلتے گرنے لگتا ہے تو شفیق باپ خود ہی اٹھا لیتا ہے بس ضروری ہے کہ خدا کو کچھ چل کر تو دکھائیں جب گریں گے تو خدا کی رحمت خود ہی گود میں اٹھا لے گی۔

خدا کے سامنے رونا سیکھئیے کہ بندۂ گناہ گار جب روتا ہے تو خداوندِ عالم اس کے آنسوؤں کو

کرتے ہیں۔
ہیں مگر پروردگار معاف کرتے کرتے نہیں تھکتا جبھی
التَّوَّابِیْن یعنی اے گناہ گاروں تم توبہ کرو ہم تمہیں
تمہیں اپنا محبوب بھی بنالیں گے۔
ھر معافی مانگئیے تو شاید کچھ کہیں گے کہ معاف کر دیا مگر
ہے کہ اپنی رحمت سے ناامید ہونے کو گناہ اور موجبِ
کے متعلق ایسا برا گمان کیوں کیا؟
وگوں تم سب کہ سب خطا کار ہو لیکن بہترین خطا کار

ہے۔
ں؟

ں ایسی کرامت ہے جیسے شراب سرکہ میں ڈال دو تو
گر چہ شر ہے مگر توبہ کی برکت سے وہ بہترین خطا کار
گا۔

یں ہوتی ہے اور ان سب کے فضلات سمندر میں
ہے اور سب کو اٹھا کر صاف کر دیتی ہے۔ اگر اس میں
نماز صحیح ہو جاتی ہے۔ تو جب سمندر مخلوق ہے اور اس
رحمت کا سمندر تو غیر محدود ہے۔ کیا اس کی ایک موج
ے گی۔؟

دعا گو
مدرسۃ القائمؑ

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

کیا میں جاھل ھوں

علاماتِ جہل

١ میں نے اب تک اس بات کا علم حاصل نہیں کیا کہ سچی توبہ کیسے کی جاتی ہے؟

٢ میں نے عام زندگی میں پیش آنے والے حلال وحرام کی معلومات کو باقاعدہ طور پر کسی سے حاصل نہیں کیا۔

٣ مجھے معصومینؑ سے مروی کم از کم پانچ پانچ احادیث بھی زبانی یاد نہیں ہیں۔

٤ مجھے حالتِ احتضار، قبر کی پہلی رات، سوالِ منکر ونکیر اور برزخ میں کام آنے والے اعمال میں سوائے چند ایک کے کسی چیز کا علم نہیں ہے۔

٥ روزمرّہ کی عبادت مثلاً وضو، تیمّم، نماز، قرأت وغیرہ کو میں نے کبھی کسی عالم سے چیک نہیں کروایا کہ صحیح ادا بھی کر رہا ہوں یا نہیں۔

٦ مجالس میں **مدینة العلم** اور بابِ مدینة العلم کے فضائلِ علمی سن کر بلند و بانگ نعرے لگانے کے باوجود میں نے خود علم حاصل کرنے پر کبھی سنجیدگی سے غور نہیں کیا۔

٧ میں نے اپنی اولاد اور رشتہ داروں کی دینی وعلمی ترقی کے لئے کسی استاد یا مدرسہ سے کبھی استفادہ نہیں کیا۔

٨ میں نے کبھی کسی درسِ علمی کے انعقاد یا کسی دینی کتاب کی اشاعت میں حصّہ نہیں لیا۔

الی کفالت میں حصّہ دار نہیں بنا۔

لّے کے نوجوانوں اور بچوں کی علمی اور فکری تربیت
دار مومنین سے تبادلۂ خیال نہیں کیا۔

یادہ تر ریڈیو، T.V، غیر ملکی نشریاتی ادارے،
ہی زیادہ انحصار کرتا ہوں جب کہ مجھے معلوم ہے کہ
یتؑ کے ہاتھوں میں ہیں۔

قت یاد نہیں ہے کہ جو علمِ دین حاصل کرنے کے

قائد و اخلاق کے سلسلے میں کچھ معلوم کرنے کے
کبھی کسی عالم دین سے کوئی سوال کیا ہو۔

ب وکتاب، صراط، میزان، یا جہنم کے خطرات
لئے کسی اقدام کے متعلق کوئی معلومات نہیں ہیں۔

نے اب تک کتنے ایسے پروگرامز اور دُروس میں
ومنین کی ذمہ داریوں اور شخصیت سازی پر زور دیا
ں پر گنی جاسکتی ہے۔

ت کے باوجود مجھے امام حسین علیہ السّلام کے تین
ں۔

سے آگہی سے متعلق کسی کتاب کا مکمل مطالعہ نہیں

ی ضروریات کے لئے علمِ دین حاصل کرنے پر کبھی

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

سنجیدگی سے غور نہیں کیا۔

۱۹ اگر پوچھا جائے کہ میں نے کبھی کوئی دینی کتاب شروع سے آخر تک مکمل طور پر پڑھی ہے تو شاید ہی میں چند کتابوں کے نام بتا سکوں گا۔

۲۰ ملازمت، کاروبار، بینکنگ یا روپے پیسے سے متعلق حلال وحرام کی معلومات زیادہ تر کسی مستند عالم سے نہیں بلکہ اخبارات ورسائل یا سنی سنائی باتوں کی حد تک ہیں۔

۲۱ اگر چند کتابیں مطالعہ کی بھی ہیں تب بھی ان کو یاد رکھنے کا میں نے کوئی اہتمام نہیں کیا اور اب مجھے کچھ یاد نہیں ہے۔

۲۲ جہالت کے تذکرہ اور یاددہانی کے باوجود طبیعت میں ایک اطمنان سا رہتا ہے۔

۲۳ اگر معصومینؑ میری جہالت وغفلت کے متعلق سوال کریں تو میرے پاس سوائے چند بہانوں کے کوئی عذرِ شرعی نہیں ہے۔

۲۴ میں کسی دینی مسئلے کی معلومات کے لئے ''اپنے مجتہد'' یا کسی مستند عالم سے خط، فون، بالمشافہ یا بذریعہ ای میل رجوع نہیں کرتا۔

۲۵ میں نے کسی طالبِ علم کی حوصلہ افزائی کے لئے اسے کبھی کوئی انعام یا تحفہ نہیں دیا۔

۲۶ روزانہ کی بنیاد پر باقاعدگی سے اچھی کتابوں کا مطالعہ میری زندگی کے پروگرامز میں شامل نہیں ہے۔

۲۷ علماء سے استفادہ کے بجائے ان کی شخصی خامیوں کی طرف میری زیادہ نگاہ و توجہ رہتی ہے۔

فروغ دینے والے اداروں یا شخصیات سے کبھی

نے کی بجائے مال کمانے کی زیادہ فکر رہتی ہے۔

میں اکثر ظاہر کر دیتا ہوں۔

ت ہی کم معلومات ہیں۔

مجھے فوراً غصّہ آجاتا ہے۔

ت میں احادیثِ معصومینؑ

رکھتا ہے جو دنیا جانتا ہو اور آخرت سے جاہل ہو۔ (رسولؐ اللہ)

مت ہے۔ (حضرت علیؑ)

ان ہے۔ (حضرت علیؑ)

اور نادانوں کی صفت ہے۔ (حضرت علیؑ)

لت نہیں۔ (حضرت علیؑ)

ت رہتا ہے اور نصیحت قبول نہیں کرتا۔ (حضرت علیؑ)

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

★ جاہل کا غصّہ اس کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ جہالت میں سرِ فہرست لوگوں سے دشمنی ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ جہالت آخرت کو برباد کر دیتی ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ جاہل جاہل ہی کی طرف جھکتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ برا اخلاق جہالت کا نتیجہ ہوتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ حرص، بدخلقی اور بخل جہالت کا نتیجہ ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ جاہل ان چیزوں سے جن سے عالم کو انس و محبت ہوتی ہے ان سے نفرت کرتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ اپنا راز دوسروں کو بتانا، نادانی اور جہالت کے سوا کچھ بھی نہیں۔ (حضرت علیؑ)

★ جاہل کو وعظ و نصیحت سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ (حضرت علیؑ)

★ جاہل اعمالِ صالحہ میں کوتاہی کرتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ سب سے زیادہ جاہل وہ ہے جو بدکاروں سے دوستی کرتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ جہالت کی انتہا یہ ہے کہ آدمی اپنی جہالت پر خوشی کا اظہار کرے۔ (حضرت علیؑ)

★ جاہل ہمیشہ افراط و تفریط میں رہتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ جاہل کبھی اپنے قصور کو معلوم نہیں کرتا۔ (حضرت علیؑ)

★ بغیر علم و زہد کے عبادت جسم کو تھکانا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ قابلِ نفرت جاہل ہوتا ہے۔ (رسولؐ اللہ)

ت جہالت ہے۔ (حضرت علیؑ)

ھنا جاہلوں کی خصلت ہے۔ (حضرت علیؑ)

ں رکھتا ہے۔ (رسولؐ اللہ)

نیکی کر کے بھی ڈرتا رہتا ہے اور جاہل ترین
ں مطمئن رہتا ہے۔ (رسولؐ اللہ)

ں چل پھر رہا ہوتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

کیا میں ریاکار ہوں

ریاکاری کی علامات

۱ تنہائی سے زیادہ لوگوں کے سامنے میری دینداری زیادہ ظاہر ہوتی ہے۔

۲ میرا بہت دل چاہتا ہے کہ کسی طرح میرے تمام اچھے کاموں کا علم دوسروں کو بھی ہو جائے۔

۳ میں دین کے بارے میں لوگوں کو بڑی اچھی اور میٹھی باتیں سناتا ہوں جبکہ میرا دل اور عمل اس سے خالی ہوتے ہیں۔

۴ میں اس بات کو دل سے بہت پسند کرتا ہوں کہ لوگ میری ترقی، کامیابی یا مرتبے سے متاثر ہو کر مجھے دیکھیں یا میری طرف اشارے کریں۔

۵ میں لوگوں سے اچھے اخلاق سے اس لئے ملتا ہوں تاکہ وہ میری اخلاقی بڑائی کے معترف ہو جائیں۔

۶ میں زبان سے تو خدا کے خوف کا کافی تذکرہ کرتا ہوں لیکن وقت آنے پر گناہوں سے بچ نہیں پاتا۔

۷ میں خدا کے ڈر سے گناہ چھوڑنے کی بجائے بعض گناہ اس لئے نہیں کرتا کہ لوگوں میں میرا Image خراب نہ ہو جائے۔

۸ اگر اپنے نیک عمل کی لوگوں سے تعریف سن لوں تو دل چاہنے لگتا ہے کہ یہ نیک کام مزید کروں تاکہ میری مزید تعریف ہو۔

...تنقید سن لوں تو مایوس ہو کر اس نیک کام کو چھوڑ دیتا ہوں۔

...دنوں میں روزہ رکھ لوں تو مختلف طریقوں اور بہانوں ...ے اس کا اظہار کر دیتا ہوں کہ میں روزے سے ہوں۔

...یا کتابوں پر اپنا نام والقابات کو دیکھ کر مجھے بڑی خوشی

...معلومات حاصل کرنے کی فکر یوں رہتی ہے کہ لوگ میری ...ہو جائیں۔

...لمبی لمبی اور خشوع وخضوع سے نمازیں پڑھتا ہوں۔

...کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ لوگوں کو دکھانے کی نیت بھی

...باتوں میں اپنی خوبیوں کا اظہار کرتا رہتا ہوں۔

...پانے کے تمام اسباب اختیار کرتا ہوں۔

...سُست اور لوگوں کے سامنے عبادت میں مستعد ہو جاتا

...میں اتنا خشوع وخضوع نہیں ہوتا جتنا لوگوں کے سامنے

...لوگ میری ہی تعریف کریں۔

...یال رہتا ہے کہ کروں گا یا نہ کروں گا تو لوگ کیا کہیں گے؟

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

۲۱ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب ہونے کے باوجود صرف اس وجہ سے نہیں کرتا کہ میں کیوں بول کر لوگوں کو اپنے خلاف کروں۔

۲۲ میں علمی مسائل اور حالات حاضرہ پر اپنی رائے لوگوں پر اپنا علمی رعب ڈالنے کے لئے بیان کرتا ہوں۔

۲۳ میں لوگوں کے سامنے تواضع وانکساری بھی اس لئے اختیار کرتا ہوں کہ وہ میری دینداری کے قائل ہو جائیں۔

۲۴ میں تنہائی میں وہ کام انجام دے دیتا ہوں جن کو لوگوں کے سامنے کرتے ہوئے شرمندگی محسوس ہوتی ہے۔

۲۵ مجھے ان نیک کاموں کو انجام دینے کی فکر نہیں ہوتی جو لوگوں کے سامنے ظاہر نہیں ہوتے۔

۲۶ میں اپنی اصلاح سے زیادہ دوسروں کی اصلاح کی فکر میں رہتا ہوں۔

۲۷ میں اپنے متعلق لوگوں سے تعریف سن کر خوشی سے پھول جاتا ہوں۔

۲۸ میں اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے اسطرح اور اس انداز سے کم تر ظاہر کرتا ہوں کہ لوگ اس کی تردید کرتے ہوئے مجھے بڑا اقرار دیں۔

۲۹ میں جتنی اچھی باتیں کرتا ہوں اتنا عمل مجھ سے نہیں ہوتا۔

۳۰ کسی کے ساتھ کوئی نیکی کروں تو باتوں باتوں میں لوگوں کو اس کے متعلق ضرور بتا دیتا ہوں۔

۳۱ محسوس کرتا ہوں کہ دنیا کی شدید محبت دل میں ہے مگر زبانی طور پر اس کی خوب مذمت کرتا ہوں۔

...زت حاصل کی جاتی ہے انہیں بھی دنیا کو دکھانے کے لئے
...وں۔

...ب مرتبہ لوگوں سے زیادہ تواضع سے پیش آتا ہوں اور غریبوں

...مذمّت میں احادیثِ معصومینؑ

...نیں ہیں۔لوگوں کو دکھا کر خوش ہوتا ہے، تنہائی میں سُست
...میں اپنی تعریف کو پسند کرتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

...۔جو کام لوگوں کے لئے ہوگا اس کا ثواب بھی لوگوں پر
...لئے ہوگا اس کا ثواب بھی خدا پر ہوگا۔
(امام صادقؑ)

...سب سے بہتر شریک ہوں۔اگر کوئی شخص اپنے کسی کام
...دوسرے کو بھی شریک قرار دے تو میں اس عمل کو قبول
...رف اس کا عمل قبول کرتا ہوں جو خالص میرے لئے
(امام صادقؑ)

...بخشے گا۔اس کے علاوہ بخش سکتا ہے۔ (سورۂ نساء)

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

★ راوی نے امام صادق علیہ السّلام سے پروردگارِ عالم کے اس قول کے متعلق پوچھا کہ ''جو شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ اپنے پروردگار کے سامنے حاضر ہونا ہے اس کو اچھے کام کرنا چاہئیے اور خدا کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے، تو امام صادق علیہ السّلام نے فرمایا (اس کا مطلب یہ ہے کہ): ''انسان کوئی ثواب کا کام کرے مگر وہ خدا کے لئے نہ ہو بلکہ اس کا مقصد یہ ہو کہ لوگ سن کر اس کو بڑا پرہیزگار خیال کریں تو گویا اس نے اپنی عبادت میں شریک قرار دیا۔

★ جان لو کہ تھوڑی سی ریاکاری بھی شرک ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ ریاکار کا ظاہر خوبصورت اور باطن بیمار ہوتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ ریاکار کی زبان بڑی پیاری ہوتی ہے، مگر اس کے دل میں بیماری گھسی رہتی ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ عمل بغیر کسی ریاکاری اور دکھاوے کے انجام دو کیوں کہ جو اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے عمل کرتا ہے تو اللہ اس کو اسی کے سہارے چھوڑ دیتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ پالنے والے میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ تو میرے ظاہر کو تو نگاہوں کی چمک دمک میں بہتر بنا دے مگر باطن کو جو میں نے تیرے لئے چھپا رکھا تھا برا کر دے اور لوگوں کو دکھاوے کے خیال میں، اپنے آپ کو محو کر لوں جبکہ ان تمام باتوں سے تو واقف رہے اس طرح کہ میں لوگوں کے سامنے اپنی ظاہری اچھائیوں کا ذکر کروں اور تیری بارگاہ میں بُرے عمل کے ساتھ پیش ہوں تا کہ تیرے بندوں سے قریب اور تیری رضا سے دور ہو جاؤں۔ (حضرت علیؑ)

میں حاسد ہوں

حسد کی علامات

…ست کے مالی حالات کی بہتری کا سن کر طبیعت پر گراں

…ومن کے کسی نقصان کی اطلاع ملے تو دل میں خوشی سی
…ہے اس کا اظہار نہ کروں۔

…ن یا اولاد سے بہتر کسی اور مومن کی یا اس کی اولاد کی
…ین کر دیتی ہے اور دل چاہتا ہے کہ کاش اسے یہ کامیابی

…داروں یا جاننے والوں کے بارے میں زیادہ تر تنقیدی

…لقات کو استعمال کر کے کسی کو کسی فائدے یا ترقی سے

…نہ سے کوئی اختلاف ہو تو اس کے کسی نقصان کا سن کر
…اسکا تو یہ انجام ہونا ہی چاہئیے تھا۔

…ں ترقی، اچھا گھر، اچھی سواری اچھی شکل وصورت یا مالی
…کسی علم وفن میں کامیابی وترقی دیکھ کر دل کو برا لگتا ہے۔

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

۸ میں بعض دفعہ کوئی مالی فائدے یا علمی فائدے والی بات کچھ مخصوص لوگوں سے چھپا کر رکھتا ہوں کہ کہیں ان کو پتہ نہ چل جائے اور وہ بھی اس سے فائدہ اٹھالیں۔

۹ اگر کسی کو میری اچھی رائے دینے سے فائدہ مل سکتا تھا تو محتاط انداز سے منفی رائے دے کر اسے فائدے سے محروم کر چکا ہوں۔

۱۰ میں اگر چہ یہ ساری علاماتِ حسد اپنے اندر محسوس کرتا ہوں مگر زبان سے انکار ہی کرتا رہتا ہوں کہ میں کسی سے حسد کرتا ہوں۔

۱۱ میں بعض مومنین اور ان کے خاندان کو خوش دیکھ کر غمگین ہو جاتا ہوں۔

۱۲ جب کسی مومن سے میرا مقابلہ ہوتا ہے تو اس کے ہر کام کو فقط تنقیدی نگاہ سے دیکھتا ہوں چاہے وہ اچھا کام ہی کیوں نہ کر رہا ہو۔

۱۳ بعض لوگوں کی دنیاوی ترقی کے ساتھ ساتھ ان کی دینی ترقی بھی میری طبیعت پر گراں گزرتی ہے۔

۱۴ اپنے ہم پلّہ لوگوں سے دل کسی صورت راضی نہیں ہوتا۔

۱۵ کچھ لوگوں کے لئے میرے دل میں جو برائی ہے وہ دل سے نہیں نکلتی۔

۱۶ میں لوگوں کی اچھی باتوں پر بھی ان کی تعریف اور حوصلہ افزائی نہیں کرتا۔

۱۷ کسی مومن/مومنہ کا اچھا لباس میں ہونا بھی دل کو اچھا نہیں لگتا۔

۱۸ کسی کی اچھی جگہ شادی یا رشتہ ہونے پر بدگمانی کی فضاء پیدا کر کے رشتے میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کرتا ہوں۔

...ت میں احادیثِ معصومینؑ

...ا جاتا ہے جس طرح آگ خشک لکڑی کو کھا جاتی ہے۔
(حضرت علیؑ)

...زا (کافی) ہے کہ جب تم خوش ہوتے ہو تو وہ
(حضرت علیؑ)

...حسد ہے۔
(حضرت علیؑ)

...سکتا یہاں تک کہ تم میں سے ایک کو موت آجائے۔

(حضرت علیؑ)

...بڑا جال ہے۔
(حضرت علیؑ)

...ت کی بدبختی ہے۔
(حضرت علیؑ)

...و اس کا جسم اس کے نفس کی قبر بن جاتا ہے۔
(حضرت علیؑ)

...ہ کا باعث ہے، جو تمہارے دل کو تنگ و کمزور اور
(حضرت علیؑ)

...ا جائے) کے لئے نعمت ہوتی ہے اور حاسد کے لئے
(حضرت علیؑ)

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

★ حسد کے ساتھ کوئی راحت نہیں۔ (حضرت علیؑ)

★ جو حسد کو ترک کر دیتا ہے، لوگ اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ (حضرت علیؑ)

★ حسد دین کی آفت ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ انسان کی خود پسندی اس کے حاسدوں میں سے ایک حاسد ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ حرص، تکبّر اور حسد گناہوں میں ڈوب جانے کے اسباب ہیں۔ (حضرت علیؑ)

★ دوست کا دوست سے حسد کرنا محبت میں خرابی ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ حق سے بڑھ کر تعریف کرنا چاپلوسی ہے اور حق سے کم تعریف کرنا یا ناتوانی ہے یا پھر حسد۔ (حضرت علیؑ)

★ رسولؐ اللہ نے فرمایا: ”خبردار! اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے دشمنی نہ رکھو“ لوگوں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! اللہ کی نعمتوں سے کون دشمنی رکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ”وہ لوگ جو حسد کرتے ہیں“۔ (رسولؐ اللہ)

★ دین کی آفت تین چیزیں ہیں: حسد، خود پسندی اور غرور۔ (امام صادقؑ)

★ حضرت لقمان نے اپنے بیٹے سے فرمایا: حاسد کی تین علامتیں ہیں۔ پسِ پشت (لوگوں) کی غیبت کرتا ہے، (ان کے سامنے) چاپلوسی کرتا ہے اور دوسروں کی مصیبت پر خوش ہوتا ہے۔

...ں بے عقل ہوں

...بے عقلوں کی علامات

...مجھ سے خدا کی نافرمانی ہو جاتی ہے۔

...ں مصروفیت کے باعث امورِ آخرت سے بے

...ے ہنسانے کی فکر میں رہتا ہوں۔

...اً یقین کر لیتا ہوں۔

...یقین نہیں کرتے تو قسمیں کھا کر انہیں یقین دلاتا

...ے بے ہودہ مذاق بھی کر جاتا ہوں۔

...دینے بیٹھ جاتا ہوں جو مجھ سے پوچھی ہی نہ گئی ہوں۔

...کافی دلچسپی لیتا ہوں جو کسی کام کی نہ ہوں۔

...معاملات میں بلا جھجک کود پڑتا ہوں بعد میں

...آ جائے تو اتنی آسانی سے نہیں نکلتی۔

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

۱۱ خلاف مزاج بات سن کر مجھے فوراً غصہ آجاتا ہے۔

۱۲ ذکرِ خدا سے ہٹ کر عمومی گفتگو بہت کرتا ہوں۔

۱۳ دین کے کام ہوں یا دنیا کے۔۔سستی کی وجہ سے اکثر مکمل ہونے سے رہ جاتے ہیں۔

۱۴ سب کہتے ہیں کہ میں بہت زیادہ باتونی ہوں۔

۱۵ اکثر نمازیں خصوصاً نماز فجر قضاء ہو جاتی ہے۔

۱۶ جب تاریخ گزر جاتی ہے جب یاد آتا ہے کہ خمس بھی دینا تھا۔

۱۷ شرم و جھجک کی وجہ سے اکثر حق بات کہنے سے بھی رہ جاتا ہوں۔

۱۸ دنیاوی ہلے گلے میرا بہت دل لگتا ہے۔

۱۹ اب تک کتنی ہی اموات میں جا چکا ہوں مگر اس پر توجہ نہں دیتا کہ مجھے بھی مرنا ہے اور کچھ تیاری کرنی ہے۔

۲۰ گناہوں کے انجام سے بھی واقف ہوں مگر کیا کروں پھر بھی اکثر گناہوں کا شکار ہو جاتا ہوں۔

۲۱ لوگوں کا مذاق اڑانے میں بڑا ہی مزا آتا ہے۔

۲۲ بعض چیزوں کا علم ہونے کے باوجود اکثر جاہلوں جیسے کام کر جاتا ہوں۔

۲۳ اب تک کوئی کام ایسا یاد نہیں ہے کہ جسے میں موت کی تیاری قرار دے سکوں۔

۲۴ علم دین حاصل کر کے اسے یاد کرنا اور اس کی نشر و اشاعت میں حصہ لینے پر کبھی سنجیدگی سے غور نہیں کیا۔

۲۵ اپنے دوستوں پر نگاہ ڈالتا ہوں تو زیادہ تر دنیا دار اور بے علم نظر آتے ہیں۔

...ں کرتا مگر یہ کہ اس کی عقل کا ایک حصّہ کم ہو جاتا ہے۔
(حضرت علیؑ)

...ں کا صندوق ہوتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

...ستی پیدا کرنے والا کوئی اور مرض نہیں۔ (حضرت علیؑ)

...ختیار کرتا ہے اس کی عقل کم ہو جاتی ہے۔ (حضرت علیؑ)

...ں سننا چھوڑ دیتا ہے اس کی عقل مردہ ہو جاتی ہے۔
(حضرت علیؑ)

...سے اجتناب کرتا ہے اس کی عقل صحیح ہو جاتی ہے۔
(حضرت علیؑ)

...ی ہے اس کی (دنیا) سے لطف اندوزی کم ہو جاتی ہے۔
(حضرت علیؑ)

...ہے۔۔اس کے بعد قسم کھانے لگتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

...ج (اس کے گزرے ہوئے) کل سے بہتر ہو۔ (حضرت علیؑ)

...کے اقوال اس کے افعال کی تصدیق کریں۔ (حضرت علیؑ)

...ں ہیں تو بے ہودگیاں بڑھ جاتی ہیں۔ (حضرت علیؑ)

...ب یعنی کھیل کود اور بیہودہ کاموں میں پڑا رہتا ہے اسکی عقل کم
(حضرت علیؑ)

...شمنی مول لینا جو نقصان پہنچانے پر قادر ہو، نہایت
(امام حسینؑ)

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

کیا میں منافق ہوں

منافق کی علامات

١ وعدہ کرکے اکثر وعدہ خلافی کر جاتا ہوں۔

٢ اکثر لوگوں کو قسمیں کھا کھا کر اپنی باتوں کا یقین دلاتا ہوں۔

٣ علامتی طور پر بعض دفعہ اپنی مذمّت کرتا ہوں تا کہ دوسرے الفاظ میں میری ڈھکی چھپی تعریف ہوجائے۔

٤ لوگوں کی اکثریت جو بات کہہ رہی ہوتی ہے ان کی ہاں میں ہاں ملاتا ہوں چاہے وہ غلط ہی کیوں نہ کہہ رہے ہوں۔

٥ مجھے احکام خداوندی کی کھُلّم کھُلاّ خلاف ورزی دیکھ کر دل میں ذرا غم و غصّہ محسوس نہیں ہوتا۔

٦ آخرت کے زیادہ تر حصّے سے محرومی بھی مجھے غمگین نہیں کرتی۔

٧ تھوڑی سی دنیا ملنے پر خوش ہوجاتا ہوں۔

٨ عبادات کی انجام دہی میں بالکل لطف نہیں آتا اور اسے بوجھ ہی سمجھتا ہوں۔

٩ بیکار کم، قیمت اور بے اہمیت چیزیں راہِ خدا میں دیتا ہوں۔

١٠ اپنے ہم پلّہ مومن یا مومنات سے کوئی غلطی یا خطا ہوجائے تو دل میں خوشی سی ہوتی ہے۔

ر رہتا ہوں۔

ے روکتا ہوں وہی خود بھی انجام دے دیتا ہوں۔

ط بیانی اور جھوٹ بول ہی لیتا ہوں۔

ریا کوئی ضرورت مند مانگنے آجائے تو بہت برا لگتا ہے۔

دل بہت گھبراتا ہے اگر چلا بھی جاؤں تو جلد وہاں
ہتا ہے۔

ے پاس کوئی چیز رکھوا دے تو اس کے علم میں لائے بغیر
وں۔

ی ایسی باتیں کہہ جاتا ہوں جس کے متعلق بعد میں
ں۔

کرنے کے لئے توجیہات پیش کرکے اس کو صحیح ثابت

ینہ اور دشمنی ہو جب وہ سامنے آجائیں تو ایسا ظاہر
یادہ ان سے محبت کرنیوالا کوئی نہیں۔

ں ہوتی ہے۔

ھی اپنے گناہوں کو دیکھ کر رحمتِ خدا سے مایوس

خامی یا برائی نظر نہیں آتی۔

ٹھ جائے ان سے کبھی دل صاف نہیں ہوتا۔

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

منافقت کی مذمّت میں احادیثِ معصومینؑ

★ لوگوں میں سب سے بڑا منافق وہ ہے جو لوگوں کو خدا کی اطاعت کا حکم دے اور خود اس پر عمل نہ کرے اور لوگوں کو گناہ سے روکے مگر خود اس گناہ کا ارتکاب کرے۔ (حضرت علیؑ)

★ نفاق شرک کا بھائی ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ منافق کی بات خوبصورت اور اس کا عمل دردناک ہوتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ منافق کا شکر اس کی زبان سے آگے نہیں بڑھتا۔ (حضرت علیؑ)

★ نفاق کفر کا جڑواں (بھائی) ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ نفاق جھوٹ پر مبنی ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ کٹ حجّتی اور دشمنی سے بچے رہو اس لئے کہ یہ دونوں دل کو مریض کرتے ہیں اور اس کے اوپر نفاق کا پودا لگاتے ہیں۔ (حضرت علیؑ)

★ بہت سی موافقت (ہاں میں ہاں ملانا یا حمایت کرنا) منافقت ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ مومن کا یقین اس کے عمل میں ظاہر ہو جاتا ہے اور منافق کے عمل میں اس کا شک ظاہر ہو جاتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ بخل اور نفاق سے پرہیز کرو کیوں کہ یہ مذموم ترین اخلاقوں میں سے ہیں۔ (حضرت علیؑ)

…ں ہیں جن کے ذریعے وہ پہچانے جاتے ہیں۔
…ک تہمت ہے، اور ان کی غنیمت خیانت ہوتی ہے۔
…ھر جانتے ہیں اور نماز کے لئے نہیں آتے مگر اس
…ر کرتے ہیں، کسی سے مانوس نہیں ہوتے اور نہ ان
…ہے رات کو لکڑی کی طرح سے سو جاتے ہیں اور دن
(حضرت علیؑ)

…ے ذلت وخواری ہے۔ (حضرت علیؑ)

…ہے۔ (حضرت علیؑ)

…ے۔ (حضرت علیؑ)

…ہ کرتا ہے اور لوگوں پر تہمت لگاتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

…کہ اس کا ظاہر موافق اور باطن منافق ہو۔ (حضرت علیؑ)

(حضرت علیؑ)

…لائقِ احترام نہیں ہوتا۔ (حضرت علیؑ)

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

کیا میں سنگدل ہوں

سنگدلی کی علامات

1. آیاتِ قرآنی سن کر یا پڑھ کر بھی دل پر کوئی خاص اثر مرتّب نہیں ہوتا۔
2. بکثرت ہنسی مذاق میں مصروف رہتا ہوں۔
3. خاندان کی دین سے بے پرواہ عورتوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہوں۔
4. بے ہودہ اور فضول باتوں کو سننے میں بہت لطف محسوس ہوتا ہے۔
5. آخرت اور قیامت سے متعلق بات چیت ہوتے ہی اکتاہٹ اور گھبراہٹ محسوس کرتا ہوں۔
6. دنیا کی آسائش اور مال کو حاصل کرنے کی دھن ذہن پر ہر وقت سوار رہتی ہے۔
7. زیادہ تر رزق اور پیسے کی کمی کے غم میں مبتلا رہتا ہوں۔
8. اگر کبھی کہیں سے مال ہاتھ آجائے تو بھی اسے راہِ خدا میں خرچ نہیں کرتا۔
9. میرے زیادہ تر دوست ایسے ہی ہیں جو آخرت سے بے پرواہ اور مکمل دنیا دار ہیں۔
10. حکومتی عہدے داروں سے میل جول اور تعلقات رکھتا ہوں اور ان کے پاس اکثر آتا جاتا رہتا ہوں۔
11. اپنے آگے پیچھے لوگوں کا احتراماً چلنا دل کو بہت پسند آتا ہے۔
12. دن و رات بس یہی فکر دماغ پر سوار رہتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ پیسہ کیسے کمایا جائے۔

د یکھتا ہوں کہ پے در پے گناہ روزانہ ہوتے چلے

یا سن کر بھی دل عمل کے لئے آمادہ نہیں ہوتا۔

ھی رونا نہیں آتا۔

ہی کر دے تو آسانی سے اسے معاف نہیں کرتا۔

م و آسائش کا عادی ہوں۔

ہیں ہر وقت ان کو حاصل کرنے کی فکر میں مبتلا

فراد کے ساتھ ہے جو راہِ خدا میں خرچ نہیں کرتے۔

و بھی اسے قبول نہیں کرتا جس میں میری بات کی

ل و حرام کا خیال نہیں کرتا۔

ی باتوں سے سخت بیزاری محسوس ہوتی ہے۔

پسند کرتا ہوں۔

ے آجائے تو اسے کسی بہانے سے ٹال دیتا ہوں یا

ج دیتا ہوں۔

ی تمام چیزوں سے دل سے محبت کرتا ہوں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

سنگدلی کی مذمّت میں احادیثِ معصومینؑ

★ بندے کے دل کو سخت ہونے کی سزا سے بڑھ کر کوئی سزا نہیں ہے۔ (امام محمد باقرؑ)

★ دل کثرتِ گناہ کی وجہ سے سخت ہوجاتے ہیں۔ (حضرت علیؑ)

★ آنکھوں سے آنسو خشک ہونا سنگدلی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ پروردگارِ عالم نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام سے فرمایا: ''موسیٰؑ دنیا میں آرزوؤں کو دراز نہ کرو کہ اس طرح تمہارا دل سخت ہوجائے گا اور سنگدل انسان مجھ سے دور ہوتا ہے۔ (کافی جلد نمبر۲)

★ دلوں کو اگر موت کی یاد سے نرم اور عبادات سے آشنا نہ کیا جائے تو وہ سخت ٹھوس ہوجاتے ہیں۔ (حضرت عیسیٰؑ)

★ ذکرِ الٰہی کے علاوہ زیادہ باتیں نہ کیا کرو کیوں کہ ذکرِ الٰہی کے علاوہ کثرتِ کلام دل کو سخت کردیتا ہے جبکہ اللہ سے زیادہ دور وہ ہوتا ہے جس کا دل سخت ہوتا ہے۔ (رسولؐ اللہ)

★ تین چیزیں دل کو سخت بنادیتی ہیں۔ ۱۔ لغویات کا سننا ۲۔ شکار کے پیچھے جانا ۳۔ صاحبِ اقتدار کے دروازوں پر حاضری دینا۔ (رسولؐ اللہ)

★ اپنی آرزوؤں کو لمبا نہ ہونے دو، ورنہ تمہارے دل پتھر بن جائیں گے۔ (رسولؐ اللہ)

★ ترکِ عبادت دلوں کو سخت بنادیتی ہے اور ترکِ یادِ الٰہی دلوں کو مردہ کردیتی ہے۔ (رسولؐ اللہ)

ہ ہمیشہ زندہ رہے گا اس کا دل سخت اور دنیا کی طرف (حضرت علیؑ)

و بگاڑنے اور دل کو سخت کردینے کا سبب ہوتی ہے۔ (حضرت علیؑ)

ھنے سے دل سخت ہوجاتے ہیں۔ (حضرت علیؑ)

ہ دار کی قبر پر مٹی ڈالنے سے منع کرتا ہوں اس لیئے کہ اس تے ہیں اور جسکا دل سخت ہوجائے وہ اپنے رب سے دور (امام صادقؑ)

پرہیز کرو کیوں کہ یہ چیزیں بھائیوں (اور دوستوں) ں کو بیمار کردیتی ہیں اور انہی پر نفاق کی کھیتی اگتی ہے۔ (رسولؐ اللہ)

یں ڈالی جاتی ہے وہ کینہ ہے۔ (حضرت علیؑ)

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com

کیا میں ذلیل ہوں

ذلیل کی علامات

1. اکثر اپنی حیثیتِ علمی سے بڑھ کر شرعی مسائل میں دخل دے کر اپنی رائے دے دیتا ہوں۔
2. لوگ کہتے ہیں کہ میں اپنے ماتحتوں اور گھر والوں کے ساتھ سخت سلوک کرتا ہوں۔
3. رقص و سرور اور گانے بجانے کے پروگرام مزدیکھ کر کافی لطف اندوز ہوتا ہوں۔
4. معلوم ہے کہ علم دین بقدرِ ضرورت حاصل کرنا ضروری ہے مگر اس کے حصول میں دل نہیں لگتا۔
5. آج تک مجھے یاد نہیں کہ علم دین کے لئے کبھی معمولی سی مشقت بھی اٹھائی ہو۔
6. دوسروں کی غربت اور کم حیثیتی دیکھ کر بڑائی کا ایک احساس دل میں آنے لگتا ہے۔
7. اپنی بات میں وزن پیدا کرنے کے لئے اکثر قسمیں کھا لیتا ہوں۔
8. کسی ایسے پروگرام میں نہیں جاتا جس میں کردار سازی کی بات کی جائے۔
9. ایسی محفلوں میں ضرور شرکت کرتا ہوں جہاں گانا بجانا اور عورتوں اور مردوں کے مخلوط اجتماعات ہوں۔
10. پیسے کے کم ہونے کی فکر کی وجہ سے خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے باز رہتا ہوں۔

Presented By: https://jafrilibrary.com

Presented by www.ziaraat.com

زیادہ حاصل کرنے کی فکر رہتی ہے۔

حیثیت سے بڑھ کر خرچ کر دیتا ہوں۔

تو مجھ میں ہے ہی نہیں۔

ں کر لیتا ہوں جس سے عہدہ برآ ہونے کی مجھ میں

سارے حبِّ دنیا اور فضولیات میں گرفتار نظر

ں تو بلا وجہ بھی کثرت سے جھوٹ بول لیتا ہوں۔

ت و مرتبہ لوگوں سے ہی میل جول رکھنا پسند کرتا ہوں۔

روں کو منہ نہیں لگاتا نہ ہی ان سے ملنے ان کے

ں کا وعدہ لیکر دوسروں کو بتا دیتا ہوں۔

محسوس کرتا ہوں کہ ایمان و عمل میں کمی واقع ہوتی

ں ہو تب بھی ملنے جلنے والوں سے کچھ نہ کچھ مانگتا

موں کے کرنے میں لطف آتا ہے۔

ذلالت کی مذمّت میں احادیثِ معصومینؑ

★ جو دوسروں سے نرمی وشفقت سے پیش نہیں آتا وہ ذلیل وحقیر ہوجاتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ جسکی سخت گیری بڑھ جاتی ہے وہ ذلیل ہوجاتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ جو خدا کی نافرمانی سے لطف اندوز ہوتا ہے تو اللہ اسے ذلیل کردیتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ ان چہروں پر پھٹکار ہے جو صرف برائی کے وقت دکھائی دیں۔ (حضرت علیؑ)

★ اللہ جس بندے کو ذلیل کرنا چاہتا ہے اسے علم سے محروم کردیتا ہے۔ (رسولؐ اللہ)

★ جو شخص علم حاصل کرنے میں تکلیفوں پر صبر نہیں کرسکتا وہ ہمیشہ جہالت کی ذلت اٹھاتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ دنیا کی لذّتوں پر مغرور ہونے والا ذلیل وخوار ہوتا ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ جھوٹے کی ایک یہ بھی ذلّت ہے کہ وہ اس شخص کے لئے بڑے آرام سے قسم کھالیتا ہے جو اس سے قسم کا مطالبہ نہیں کرتا۔ (حضرت علیؑ)

★ جو آدمی احمقوں کی دوستی کو غنیمت سمجھتا ہے وہ ذلت وخواری کا سزاوار ہے۔ (حضرت علیؑ)

★ قیامت میں سب سے زیادہ ذلیل وخوار وہ لوگ ہوں گے جو جاہل ہونے کے باوجود مخلوقِ خدا کے پیشوا بنے۔ (حضرت علیؑ)

★ حرص آدمی کو ذلیل کروانے والی ہے۔ (حضرت علیؑ)

ہوتی ہے اور وہ آخرت میں عذاب وملامت میں
(حضرت علیؑ)

ب سے زیادہ بخیل ہو وہ اپنی عزّت دینے میں
ہے۔ (حضرت علیؑ)

خرچی پر فخر کرتا ہے وہ افلاس کی ذلّت اٹھاتا ہے۔
(حضرت علیؑ)

لالچ کرنا ذلّت ہے۔ (حضرت علیؑ)

عزّت رہو۔ (حضرت علیؑ)

ھی ذلیل کردیتی ہے۔ (حضرت علیؑ)

Presented By: https://jafrilibrary.com
Presented by www.ziaraat.com